سود خوری قرآنِ کریم کی نظر میں

علامہ سید سعادت علی قادری

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o (البقرہ: ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) نہ کھڑے ہوں گے، مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے چھو کر شیطان نے مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع تو سود ہی کی طرح ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود، تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی تو وہ باز آ گیا، تو اس کا ہو چکا جو اس نے پہلے لیا ہو اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے، اور جو اس نے دوبارہ سود لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ربوٰ سود سے متعلق ضروری گفتگو ہم اگلے صفحات پر کریں گے۔ یہاں آیت بالا کا مضمون بیان کرنا ہے۔ ہر مسلمان یہ مانتا اور جانتا ہے کہ سود سے حاصل شدہ دولت، شراب، خنزیر اور دیگر حرام اشیاء ہی کی طرح حرام ہے۔ جو شخص اس کی حرمت کا انکار کرے وہ کافر، مرتد اور جو اس کو حرام جانتے ہوئے بھی کھائے وہ دنیا و آخرت میں اللہ کے عذاب اور ذلت و خواری کا مستحق قرار پاتا ہے۔ آیت مذکورہ میں قیامت کے دن سود خور کی رسوائی بیان کرنا مقصود ہے، جس کے لئے اس کی وہ بھیانک حالت بیان کی جا رہی ہے جو حشر کے دن قبر سے نکلتے وقت ہوگی کہ اس دن قبر سے نکلتے ہی ہر ایک پر اس کے اعمال کا اثر ظاہر ہوگا۔ انبیاء و مرسلین کے نورانی چہروں پر اپنی اپنی امت کی بخشش اور اپنی ذمہ داریوں کے جواب دہی کے اثرات ہوں گے۔ اولیاء و صالحین کے چہروں پر طمانیت و سکون کے

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

آ ثار ہوں گے۔ گناہگار مؤمنین پر گھبراہٹ لیکن شفاعت مصطفیٰ کی امیدواری کے آ ثار ہوں گے، جبکہ کفار کو اوندھے منہ اٹھایا جائے گا جو ان کی ذلت وخواری کا عام اعلان ہوگا۔

سودخوری وہ بدترین گناہ اور لعنت ہے جو ایمان کے باوجود حشر میں مؤمن کی رسوائی کا سبب بنے گی کہ جب سودخور قبر سے اٹھے گا تو بدحواس ہوگا، مخبوط الحواس ہوگا، بولنا کچھ چاہے گا اور زبان سے کچھ نکلے گا۔ جھومتا، بیدم سا چلتا ہوگا۔ جیسے اسے کسی خبیث بھوت جن نے دیوانہ کر دیا ہو۔ کیونکہ وہ دنیا میں دولت کے ایسے دیوانے تھے کہ شیطان کی طرح اسے حاصل کرنے میں لگے رہتے تھے۔ دولت کی ہوس نے ان کے دلوں سے رحم، محبت اور سب کچھ چھین لیا تھا۔ ضرورت مندوں کو یہ لالچ دے کر بطور قرض اپنی دولت دیتے اور پھر اس پر اتنا سود وصول کرتے تھے کہ مقروض کیلئے اصل رقم کی ادائیگی ناممکن ہو جاتی۔ حتیٰ کہ دولت کے پجاری یہ شیطان نما انسان لوگوں کی تجارت، جائیداد، رہنے کے مکان تک پر قابض ہو جاتے تھے اور پھر بھی اصل رقم کا مطالبہ باقی رہتا تھا۔

کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح کہ دوسروں کا خون چوستے ہیں، ان کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں، پھر خوش ہوتے ہیں اور اپنے اس ظالمانہ کاروبار کو بیع، تجارت قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیع و ربٰو میں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح تجارت سے منافع حاصل کیا جاتا ہے اسی طرح ربٰو بھی منافع بخش کاروبار ہی تو ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ''اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے، اور ربٰو کو حرام'' پس جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو حاکم حقیقی ماننا اور اپنی زندگی کے ہر عمل پر اس سے اجر وثواب کی توقع کرتا ہے۔ اسے بلاچون وچرا رب کے اس حکم پر عمل کرنا ہوگا جس نے اس حکم کو تسلیم کر لیا۔ رب رحیم اسے دشواری میں مبتلا نہیں فرماتا کہ جو سود وہ اب تک لیتا رہا ہے اس کو واپس کرنے کا حکم دیا جائے۔ بلکہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسے ''سلف'' قرار دیتا ہے کہ جو تم لے چکے وہ لے چکے، وہ تمہارا ہے، اب نہ لینا اگر دوبارہ لیا اور حرمت میں شک کے ساتھ تو ہم تمہارا ایمان بھی مسترد کر دیں گے۔ تمہارا انجام کافروں کے ساتھ ہوگا کہ تم بھی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں پڑے رہو گے۔

یہ ہے بھیانک رسوائی سودخوروں کی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اس سے بھی زیادہ بھیانک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ہمیں بتایا۔ آپ نے فرمایا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ

اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بَطُوْنُهُمْ كَالْبُیُوْتِ فِیْهَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بَطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ یَا جِبْرَئِیْلِ قَالَ هٰؤُلَآءِ اٰكَلَةُ الرِّبٰوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معراج کی رات میرا ایسے لوگوں پر سے گزر ہوا جن کے پیٹ گھروں جیسے تھے، جن میں سانپ تھے جو پیٹوں میں سے نظر آتے تھے۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں، کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (ابن ماجہ)

سود خور دنیا میں اپنے سود کی دولت پر مست ہوتا ہے۔ وہ آسیب زدہ دیوانوں کی طرح شب و روز سودی دولت جمع کرنے میں لگا رہتا ہے، نہ اسے کسی پر رحم آتا ہے نہ وہ کسی کے حقوق پہچانتا ہے۔ عام طور پر سود کھانے والوں کے پیٹ بڑے ہوتے ہیں۔ پس قیامت میں ان کی رسوائی ان کے دنیا کے حال کو بڑی صورت میں ظاہر کر کے کی جائے گی کہ وہ اپنی قبروں سے آسیب زدہ دیوانوں کی طرح برآمد ہوں گے۔ ان کے پیٹ مزید بڑھ کر پورے پورے گھروں کی طرح ہو چکے ہوں گے جس کے سبب ان کا چلنا دشوار ہوگا۔

اللہ محفوظ رکھے دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے۔ بالخصوص قیامت کی رسوائی سے کہ دنیا کی رسوائی تو محدود رہتی ہے کسی کے عیب کا پردہ اگر دنیا میں چاک ہو جائے تو اس کا پتہ اس کے گھر والوں، محلے کے لوگوں یا اس کے شہر والوں ہی کو ہوتا ہے۔ لیکن قیامت کی رسوائی کا حلقہ محدود نہیں۔ وہاں جس کا عیب ظاہر ہوگا اللہ کی ساری مخلوق اس کا تماشا دیکھے گی اور جو کچھ دنیا میں چھپایا تھا سب پر ظاہر ہو جائے گا۔ سود کی دولت سے، دنیا میں جھوٹی عزت بنانے والا قرآن و حدیث کی خبر کے متعلق کیسا ذلیل و رسوا ہوگا۔ کاش! وہ اس خبر پر یقین کرے اور تائب ہو کر اللہ رحیم و کریم کی پناہ میں آ جائے۔ قیامت کی رسوائی، عذاب سے پہلے ایک بڑا عذاب ہے۔ اسی لئے خود اللہ اس سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ o (آل عمران: ۱۹۴)

اے ہمارے رب! ہمیں دے جس کا تو نے اپنے رسولوں (کی زبان) پر وعدہ فرمایا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

ربوٰ وصدقہ کا فرق:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ○ (البقرہ:۲۷۶)

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گناہگار کو۔

سود سے دولت کمانے والے یہی سمجھتے ہیں کہ ان کی حرام کی یہ دولت اسی طرح بڑھتی رہے گی حتیٰ کہ اب ان کی نسل میں کوئی غریب نہیں ہو سکے گا۔ جب کہ ایسے ہی لوگ اگر بمشکل کچھ صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ ہمارا اتنا پیسہ کم ہوگیا۔ اسی کو ہم سود کے ذریعہ کئی گنا بڑھا سکتے تھے۔ یہ دونوں ہی خیال شیطانی ہیں، غلط ہیں۔ یہ جاننے والا سوائے اللہ کے کوئی نہیں کہ کون سی دولت حقیقت میں مٹ رہی ختم ہو رہی ہے اور کون سی بڑھ رہی ہے کہ وہی دولت کو تباہ کر دینے پر اور وہی دولت کو بڑھا دینے پر قادر ہے۔ پس اس نے اعلان فرما دیا، ''کہ سود کی دولت کے چاہے کتنے ہی ڈھیر لگالو، لیکن یہ دولت مٹ جائے گی اور صدقہ ایک پیسہ بھی خرچ کرو تو وہ کئی گنا بڑھ جائے گا۔ سودی دولت اس لئے مٹا دی جاتی ہے کہ سود کھانے والا یا تو حکمِ الٰہی کے برعکس ربو اور بیع کو ایک ہی جیسا قرار دیتا اور سود کی حرمت کو تسلیم نہیں کرتا۔ ایسا شخص کافر ومرتد ہے اور یا وہ ربوٰ کو حرام یقین کرتے ہوئے بھی حرام خوری میں مبتلا رہتا ہے، یہ شخص گناہگار ہے۔ اور اللہ نہ کافر کو پسند فرماتا ہے اور نہ ہی گناہگار کو۔ پس جسے اللہ پسند نہ فرمائے اس کا کوئی عمل اس کے لئے دنیا میں اور آخرت میں مفید ثابت نہیں ہوسکتا ہے۔ سودخور یا تو کافر ہوگا اور یا گناہگار۔ اس کی دولت کیسے دنیا یا آخرت میں اس کے کام آ سکتی ہے جبکہ صدقہ دینے والا اپنے عمل سے اپنے کامل مؤمن ہونے کا ثبوت فراہم کر رہا ہے اور مؤمن کا ہر عمل اس کو دنیا میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور آخرت میں بھی۔ تو اس کا صدقہ دنیا میں اس کے مال میں برکت کا اور آخرت میں اس کی نجات کا ضرور ذریعہ بنے گا۔ اور یہی حقیقت میں اس کے مال کا بڑھتے رہنا ہے۔

ہر شخص کے پیشِ نظر دولت کے حصول کا مقصد اپنے کردار کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک مؤمن کامل، حلال ذرائع سے دولت کمانا چاہتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی پرسکون زندگی بسر کرے، اس کی اولاد خوشحال ہو، اپنے خاندان اور معاشرے سے غربت کے خاتمہ میں وہ

☆ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

بآسانی حصہ لے سکے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے قابل ہو۔ بر و تقویٰ میں وہ معاون بن سکے۔ اس کے پیش نظر ان تمام مقاصد کی بنیاد اللہ کو راضی کرنا اور اس کے رسول سے محبت کا ثبوت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ تو یہ شخص اپنے ان مقاصد کو پا لیتا ہے جس کا بدلہ اللہ کی طرف سے اس کو دنیا میں اس طرح ملتا ہے کہ اس کی کمائی میں برکت ہوتی ہے۔ تھوڑی دولت میں اس کے بہت سے کام بن جاتے ہیں۔ لوگ دل سے اس کی عزت کرتے اور اس کا احترام کرتے ہیں۔ نہ جانے کتنے غریب اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں، جس کا خود بھی اس کو پتہ نہیں ہوتا۔ اور آخرت میں یہی صدقہ کرنے والے مطمئن ہوں گے۔ ان کی یہ دولت کئی گنا زیادہ دولت خرچ کرنے کے مساوی اجر و ثواب کی صورت میں ان ان کے وہاں کام آئے گی۔ پس انہوں نے جس مقصد سے دولت کمائی، وہ دنیا میں بھی پورا ہوا اور آخرت میں اور حقیقت میں یہی تو دولت کا بڑھنا ہے۔

ایک بدعمل، بدکردار مسلمان جب دولت کماتا ہے تو اس کے نزدیک صرف اپنی زندگی کو آسودہ بنانا ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں اپنے آپ کو بڑا دولت مند کہلانا چاہتا ہے۔ عزت والا بننا چاہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی اولاد کے لئے بھی دولت کے ڈھیر صرف اس مقصد سے جمع کرتا ہے کہ مرنے کے بعد لوگ یہی کہیں کہ فلاں شخص نے اپنی اولاد کے لئے خوب چھوڑا ہے۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے وہ دن رات تگ و دو کرتا ہے۔ حلال و حرام کا اسے خیال تک نہیں آتا۔ رشوت لیتا ہے، لوگوں پر ظلم کر کے ان کی دولت ہڑپ کر جاتا ہے۔ یتیموں، بیواؤں کا مال تک ہضم کر بیٹھتا ہے۔ حتیٰ کہ سودی کاروبار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ شخص بظاہر تو دولت کے ڈھیر جمع کر لیتا ہے لیکن جو مقاصد اس کے پیش نظر تھے وہ اسے حاصل نہیں ہو پاتے۔ نہ تو اس کی اپنی زندگی آسودہ ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو رات دن سکون نہیں ہوتا۔ حکومت کی طرف سے مختلف ٹیکسوں کے مطالبہ، عوام کی طرف سے طرح طرح کی مقدمہ بازی کے ڈر میں یہ لوگ مبتلا رہتے ہیں۔ عداوتوں اور دشمنیوں کی بناء پر ہر وقت انہیں اپنی جان کا خطرہ رہتا ہے۔ شاندار مکانات اور تمام ضروری و غیر ضروری ساز و سامان کے باوجود یہ بدنصیب رات کو آرام کی نیند نہیں حاصل کر پاتے کہ یہ اپنی دولت سے ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ لیکن نیند و سکون نہ کسی قیمت پر خریدا جا سکتا ہے اور نہ کسی مارکیٹ میں مل سکتا ہے۔ یہ [illegible] ہے جو صرف اور صرف اللہ کے خزانوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو نصیب ہوتی ہے، اور نہ لوگ ان کا احترام کرتے اور عزت کی نظروں سے دیکھتے ہیں، بلکہ ہر شخص انہیں ظالم و بدکردار ہی

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

سمجھتا ہے اور ان کی ظاہری چاپلوسی وخوشامد کے باوجود ان سے نفرت کرتا اور اس کی موت کی آرزو کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے لوگوں کی اولاد کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ باپ جلدی مر جائے تا کہ اس کی دولت ہاتھ لگے اور ہم عیش کریں۔ غرضیکہ سود در سود سے لاکھوں کو کروڑوں میں بنانے والے بظاہر دولت کے ڈھیر پر بیٹھے ہوتے ہیں لیکن یہ دولت ان کے لئے ایسے کانٹوں کی طرح ہوتی ہے جو انہیں کسی کل چین نہیں لینے دیتی۔

سود خوروں کے ٹولوں کو ظاہر حال دیکھنے والے لوگ بڑا ہی خوشحال سمجھتے ہیں اور اسی لئے وہ سود کو تجارت میں کامیابی کا ایک لازمی جز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر ذرا عقل و دیانت سے کام لیا جائے اور ان لوگوں کی حالت پر بھی نظر ڈال لی جائے، جن کا سود خوروں نے خون تک چوس لیا ہے، وہ نہ صرف اپنے کاروبار، تجارت سے محروم ہو گئے ہیں بلکہ سود کی ادائیگی کے بارنے ان کو صحت تک سے محروم کر دیا ہے۔ وہ اور ان کے اہل خانہ نان شبینہ تک کو ترستے ہیں۔ تو سود کی لعنت کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے اور پھر ہر شخص اس کی حرمت کی حکمتوں کو تسلیم کر سکتا ہے۔

بہر حال سودی دولت بڑھتی نہیں ہے کہ جس دولت سے اس کے فوائد حاصل نہ ہوں اس کو بڑھنے والی دولت نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اکثر سود خوروں کو دیکھا گیا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ان کا مال ان کی زندگی ہی میں تباہ ہو جاتا اور وہ پیسے پیسے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اور اگر زندگی کے چند روز وہ اس دولت کے سہارے گزار بھی لیتے ہیں تو ان کے وارثوں کے ہاتھوں یہ دولت برباد ہوتی ہے کہ حرام سے کمائی ہوئی اور آسانی سے ہاتھ آئی ہوئی دولت کی کوئی قدر نہیں کرتا۔ اسی لئے بزرگوں کا قول ہے کہ ''سود خور پر چالیس سال نہیں گزرنے پاتے کہ کسی نہ کسی طرح اس کی دولت میں گھاٹا آ ہی جاتا ہے، پس سود کھانے والوں کے موٹے جسم اور ان کی چند روزہ خوشحال زندگی سے انہیں صحت مند اور تندرست نہیں سمجھنا چاہئے۔ ان کی مثال تو اس شخص جیسی ہے جس کے جسم پر ورم آ گیا ہو اور وہ موٹا نظر آتا ہو۔ ورم سے جسم کی زیادتی کو صحت نہیں کہا جا سکتا۔ یہ وہ مرض ہے کہ اگر علاج سے ختم ہو جائے تو جسم پھر دبلا پتلا ہی نظر آئے گا اور اگر اس کا علاج نہ کیا گیا تو یہ چند ہی روز میں قبر تک پہنچا کر رہے گا۔ سود بھی ورم ہی کی طرح انسان کے ظاہری حال کو تبدیل کر دیتا ہے۔ جس کا انجام دنیا میں بھی عبرت ناک ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ پس اعلان باری تعالیٰ حق ہے کہ ''اللہ سود کو مٹا دیتا اور صدقات کو بڑھا دیتا ہے۔'' دوسری جگہ فرمایا گیا:

وَمَا اٰتَیْتُم مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَاللّٰهِ وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ○

(الروم:۳۹)

اور جو مال تم سود حاصل کرنے کے لئے (قرض) دیتے ہو کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھتا رہے تو اللہ کے نزدیک نہ بڑھے گا اور جو زکوٰۃ (وخیرات) دو، اللہ کی خوشنودی کیلئے تو وہی لوگ اپنا مال بڑھانے والے ہیں۔

(تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "یاایھا الذین امنوا" مصنف سید سعادت علی قادری)

لیزنگ پر کتاب

گاڑیوں اور زمینوں یا مکانات کی لیزنگ

جائز یا ناجائز؟

ایک شرعی تجزیہ ایک فقہی وفکری تحریر

ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر 17777 گلشن اقبال کراچی

ملنے کے پتے: مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی

مکتبہ فیض القرآن اردو بازار کراچی فرید بکسٹال اردو بازار لاہور احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی لاہور مکتبہ فیض القرآن اردو بازار کراچی مکتبہ جامعہ نعیمیہ لاہور